ابوالحسین آزادؔ
معلم جامعہ بیت السلام تلہ گنگ

بیاد حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ

عجیب منظر بہشت کا ہے، سبھی شگوفے چٹک رہے ہیں
تمام قدسی تمہاری آمد، پہ گا کے نغمے لہک رہے ہیں
تری حمیت، تری شجاعت، تری سیاست، ترا تدبر
جنوں کے کعبے کے طاقچوں میں، قصیدے اِن کے لٹک رہے ہیں
وہ تیرا گلزارِ علم و دانش، وہ تیرا بازارِ عشق و مستی [1]
وہاں سے کرنیں ابھر رہی ہیں، چراغِ الفت بھڑک رہے ہیں
تمہارے مے خانۂ جنوں [2] کا، عجیب عالم ہے دنیا بھر میں
کہ کھا کے زخمِ جگر بصد شوق، رِند سارے بہک رہے ہیں
ترے بدن کی سبھی خراشیں، تمہارے سینے کے سارے گھاؤ
اندھیری رُت میں وفا کی راہوں، پہ بن کے جگنو چمک رہے ہیں
وہ زخم سارے تری جبیں کے، وہ سارے قطرے ترے لہو کے
جنوں کے اجڑے ہوئے چمن میں، گلاب بن کر مہک رہے ہیں
ابھی تو رستے میں الجھنوں کے، ہزار جنگل پڑیں گے لیکن
یہ میرے پیروں کو کیا ہوا ہے؟ قدم قدم پر اٹک رہے ہیں
ہم اپنا دردِ جگر کسی سے، بیاں کریں بھی تو کیسے ہمدم
زباں پہ چھالے اُگے ہوئے ہیں، قلم سے آنسو ڈھلک رہے ہیں

---

(۱) مولاناؒ کی علمی و عملی خدمات، خاص طور پر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف اشارہ۔

(۲) جہادِ افغانستان میں مولاناؒ کے قائدانہ کردار کی طرف اشارہ۔